رسائی پاتے ہیں، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اپنی تقاریر میں کبھی کبھی اپنے کارکنوں کے حوالے سے فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح بلند و بالا تعمیرات اور بلڈنگیں ان کھنگروں اور ''روڑوں'' کے سہارے کھڑی ہیں جنہیں کوٹ کوٹ کر بنیادوں میں دبا دیا گیا ہے اور ان پر اب کسی کی نگاہ نہیں پڑتی، اسی طرح تنظیموں اور جماعتوں کی مقبولیت اور ہمہ گیری میں کارکنوں کا بڑا عمل دخل ہے جو گم نامی میں زندگی گزار کر سفر آخرت اختیار کر جاتے ہیں اور لیڈر ان کی گمنامی سے ناموری کے ہارگلوں میں سجاتے رہتے ہیں۔ کچھ اسی نوعیت کی صورت حال ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے فعال اور جاں نثار کارکن حکیم محمد ذوالقرنین سابق سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پنجاب کی ہے کہ ان کے سانحۂ ارتحال پر ان کی شاندار خدمات کا نہ تذکرہ ہو سکا اور نہ ہی خراج تحسین پیش کیا جا سکا۔

حکیم محمد ذوالقرنین اُس نامور شخصیت منشی حبیب اللہ امرتسری کے فرزند تھے جنہوں نے مرزا قادیانی کے خلاف کتابچے شائع کر کے لوگوں کو ان دنوں باخبر کیا تھا جب یہ فتنہ ابھی سر اٹھا رہا تھا، ان کے فرزند حکیم محمد ذوالقرنین نے اپنے خاندانی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جس عزم و استقلال کے ساتھ خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ ملت کے صفحات میں درخشاں رہیں گی۔

لاہور میں جن کارکنوں نے تحریک ختم نبوت کو مؤثر اور ہمہ گیر بنانے کے سلسلے میں شب و روز ایک کیے رکھے' ان میں چودھری معراج الدین سالار احرار پنجاب، حکیم محمد ذوالقرنین ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پنجاب چودھری سلطان محمد ہوشیار پوری، حاجی برکت علی، سالار محمد حسین، خورشید احمد، ماسٹر سعید اقبال اور دوسرے حضرات کے نام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء کو جب تحریک ختم نبوت کے مرکزی قائدین کو کراچی میں گرفتار کر لیا گیا اور لاہور میں روزنامہ آزاد کی بندش کے ساتھ راقم الحروف کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے تھے تو اس تحریک کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے میرے ساتھ حکیم محمد ذوالقرنین نے ہی لائل پور، جھنگ، مظفر گڑھ اور کراچی کا سفر اختیار کیا تھا۔ واپسی پر ہمیں گرفتار کر لیا گیا۔ مجھے لاہور سنٹرل جیل میں مرکزی قائدین کے ساتھ اور حکیم صاحب کو شاہی قلعہ لاہور کے عقوبت خانہ میں رکھ کر معلومات حاصل کرنے کی خاطر زبردست تشدد کیا گیا تھا۔ غالباً اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ گورے چٹے اور صحت مند حکیم ذوالقرنین عارضۂ قلب میں مبتلا ہو گئے اور بالآخر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

حکیم محمد ذوالقرنین کے عظیم الشان کارناموں کے تذکرے میں ان کے بہنوئی حکیم عبدالمجید سیفی کی خدمات کا اعتراف نہ کرنا تاریخ سے بے انصافی ہوگی، کیونکہ حکیم سیفی صاحب وہ باعظمت شخصیت تھے جن کی رہائش گاہ تحریک ختم نبوت کی بابت منیر انکوائری کمیٹی کے روبرو برائے صفائی پیش ہونے کی خاطر تیاری کا مرکز تھی، تحریک کے قائدین کا موقف تھا کہ فسادات پنجاب کے ذمہ دار قادیانی اور اس وقت کے برسرِ اقتدار حکمران تھے جنہوں نے ایک معقول مطالبہ تسلیم کرنے کے بجائے تشدد اور قیدیوں سے جیل خانے بھرنے کی روش اختیار کی تھی۔ حکیم عبدالمجید سیفی کی رہائش گاہ بیڈن روڈ کے محلے میں حکیم ذوالقرنین کے مطب کے نزدیک واقع تھی۔ آل مسلم پارٹیز کی مجلس عمل کے وکلاء صفائی میں سے مولانا

سید محمد داؤد غزنویؒ ،مولانا مرتضٰی احمد خان میکش اور مولانا مظہر علی اظہر ایڈووکیٹ کے نام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ اِن حضرات کی قانونی رہنمائی اور مشاورت کے سلسلے میں جناب محمود علی قصوری ایڈووکیٹ ،اور ملک اسلم حیات ایڈووکیٹ بھی تشریف لاتے تھے تحریک کے قائدین میں سے مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ،مولانا محمد حیات ،مولانا عبدالرحیم اشعر اور دیگر حضرات منیر انکوائری کمیٹی کے روبرو مقدمے کی پیروی کرنے والوں کے لیے حوالہ جات پیش کیا کرتے تھے۔ مشاورت اور سرپرستی کے سلسلے میں حضرت شیخ المشائخ مولانا محمد عبداللہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ،حضرت خواجہ مولانا خان محمد (کندیاں) مولانا غلام غوث ہزاروی اور دیگر حضرات بھی تشریف لاتے تھے ،حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری اور شرف ملاقات کا راقم الحروف کو سیفی صاحب کے مکان پر ہی سعادت نصیب ہوئی تھی ، بلکہ ایک دومرتبہ حضرت کے اصرار پر اس فقیر کو نماز عصر کی امامت پر مامور کیا گیا تھا ،حکیم عبدالمجید سیفی کی حمید نظامی اور آغا شورش کاشمیری کے ساتھ بھی گہری دوستی تھی۔ بسا اوقات اس مقدمے کی تیاری کا مشاہدہ کرنے وہ بھی یہاں رونق افروز ہوتے تھے۔

بہرنوع حکیم محمد ذوالقرنین اور حکیم عبدالمجید سیفی کی دینی و علمی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ حکیم صاحبان نے ہی ایک مدت کے بعد حضرت شیخ المشائخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی رحمہ اللہ) کے مکتوبات کی طباعت واشاعت کا اہتمام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام عظیم شخصیات کی اعلیٰ خدمات کو شرف قبولیت عطا کرکے جنت الفردوس میں اپنے خاص جوار رحمت میں مقام رفیع پر فائز کرے۔ آمین ۔

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
مٹتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

بشیر احمد خان مرحوم:

چودھری صوفی بشیر احمد خان ۱۹۳۴ء کو رائے کوٹ تحصیل جگرانواں ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی۔ قیامِ پاکستان کے بعد نور پور متصل کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد میں آباد ہوئے۔ رانا محمد شریف کونسلر اور رانا امتیاز احمد خان آپ ہی کے خاندان کی شخصیات ہیں۔ بشیر احمد خان کا بچپن ہی سے علمی وادبی ذوق وشوق تھا۔ علماء وصوفیاء کی مجلس میں حاضری ان کا معمولِ حیات تھا۔ وہ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحمتہ اللہ علیہ (چک نمبر ا ا' چیچہ وطنی) کے بیعت ہوگئے۔ ان کے ساتھ شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری سے مشرف ہوتے رہتے۔ اسی دوران جلیل القدر بزرگوں کی زیارت اور ملاقات کی سیادت نصیب ہوئی۔ راقم الحروف کے ساتھ ان کا تعلق خاطر ایسا گہرا تھا کہ شب وروز یکجائی میں ڈھل گئے۔ پیر طریقت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی مدظلہ' جن دنوں حضرت رائے پوریؒ سے بیعت ہوئے تو صوفی بشیر احمد خان ان کی رفاقت میں حضرتؒ کی خدمت میں اکثر حاضری کی سیادت حاصل کرتے تھے۔ بشیر احمد خان (بی اے) اگرچہ مستند عالم دین نہ تھے مگر